نماز

جناب عبد الرشید عراقی صاحب

(۲)

نماز متعین اوقات میں ادا کرنا ضروری ہے

پانچوں نمازیں متعین اوقات میں ادا کرنا بہت ضروری ہیں۔ اور یہ اوقات اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا۔[۱]

بے شک نماز ایمان والوں پر پابندیٔ وقت کے ساتھ فرض ہے۔

قرآن مجید میں اس کے اوقات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیۡلِ وَقُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ کَانَ مَشۡہُوۡدًا[۲]

نماز ادا کیجیے آفتاب کے ڈھلنے (کے بعد) سے رات کے ہونے تک اور صبح کی نماز بھی۔ بے شک صبح کی نماز حضوری کا وقت ہے[۳]

۱؎ النساء - ۱۰۳ ۲؎ بنی اسرائیل - ۷۸

۳؎ بعض مفسرین نے دلوک سے نماز کے تین اوقات ظہر، عصر، مغرب اور غسق اللیل سے عشاء کی نماز کا استنباط کیا ہے اور قرآن الفجر سے صبح کی نماز ثابت کی ہے۔ تفصیل کے لیے علامہ سید سلیمان ندوی کی سیرۃ النبی جلد پنجم ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل سب سے زیادہ پسند ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اَلصَّلوٰۃُ لِوَقْتِھَا۔[۱]

اپنے وقت پر نماز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے بعض صحابہؓ نے زندگی بھر اور ہر موقع پر اس کی پابندی کی۔ یہاں تک کہ جہاد اور قتال کے موقع پر بھی اس میں کوئی تبدیلی گوارا نہیں کی اور اس عمل اور عبادت میں اس قدر تواتر، تسلسل اور اجماع رہا، جس کی نظیر دنیا کی کسی ملت اور تاریخ کے کسی دور میں نہیں ملتی۔ امتِ اسلامیہ نسل در نسل اس کو حفاظت کے ساتھ منتقل کرتی رہی۔ اور نازک سے نازک ساعت اور سخت سے سخت آزمائش اور تاریک سے تاریک دور میں بھی وہ ایک دن کے لیے ملتوی نہیں کی گئی۔[۲]

نماز گناہوں کا کفارہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

الصلوٰۃ الخمس والجمعۃ اِلی الجمعۃ ورمضان الی رمضان مکفرات لما بینھن اذا اجتنبت الکبائر[۳]

"پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک اپنے درمیانی زمانے میں (سرزد شدہ گناہوں) کا کفارہ ہے۔ جب کہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"مجھے بتاؤ کہ اگر تم لوگوں میں سے کسی کے دروازے پر نہر بہتی ہو

۱۔ بخاری و مسلم مشکوٰۃ ص ۵۸۔ ۲۔ ارکانِ اربعہ ص ۴۱، ۴۲۔
۳۔ صحیح مسلم مشکوٰۃ ص ۵۷۔

اور اُس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو۔ کیا اس کے بدن پر کچھ میل رہ جائے گی۔ لوگوں نے کہا، بالکل نہیں رہے گی۔ آپ نے فرمایا: یہی حالت پانچوں نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے خطائیں معاف کرتا ہے۔"[۱]

نماز میں خشوع ضروری ہے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے نماز خشوع وخضوع سے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

آپ کا ارشاد ہے:

من صلی سجدتین لیسھوا فیھا غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ[۲]

"جو شخص دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ان میں غافل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دے گا۔"

اور قرآن مجید میں آتا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ[۳]

"یقیناً وہ مومنین فلاح پا گئے جو اپنی نماز میں خشوع رکھنے والے ہیں۔"

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اور صحابہ کرام کو نماز کے ساتھ جو شغف تھا، وہ محتاجِ بیان نہیں۔ اور حق تو یہ ہے کہ نماز ہی اسلامی زندگی کا وہ منبع ہے جس سے حیاتِ انسانی کا یہ دھارا پھوٹ کر نکلتا ہے۔ حیاتِ اسلامی کا دریا اسی کوزے میں بند اور ایمانی زندگی کا صحرا اسی ذرہ میں پنہاں ہے۔ توحید کے درخت کا پہلا ثمر یہی نماز

---

[۱] بخاری و مسلم، مشکوٰۃ ص ۵۷۔
[۲] مسند احمد، مشکوٰۃ ص ۵۷
[۳] المومنون ۱-۲

ہے۔ اور اسلامی زندگی کا ہر گوشہ اسی کے پرتو سے روشن اور اسی کے نور سے منور رہے۔

حضرت امام شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں:

اعلم ان الصلوٰۃ اعظم العبادات شاناً واوضحها برهاناً واشهرها فی الناس انفعها الی النفس ولذلك اعتنی الشارع بیان فضلها وتعیین اوقاتها وشروطها وارکانها وآدابها ورخصها ونوافلها اعتناءً عظیماً لم یفعل فی سائر انواع الطاعات وجعلها من اعظم شعائر الدین[1]

"جاننا چاہیے کہ تمام عبادتوں سے بڑھ کر عظیم الشان ثبوت کے لحاظ سے سب سے زیادہ یقینی اور سب سے زیادہ مشہور رکن ہے۔ اور نفس انسانی کی اصلاح میں سب عبادتوں سے زیادہ نافع اور مؤثر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شارع علیہ السلام نے اس کی فضیلت بیان کرنے میں اس کے اوقات کے تعین اور اس کے شروط و ارکان اور آداب، رخصتوں اور نوافل کے بیان کرنے کا سب عبادتوں سے زیادہ اہتمام کیا ہے، اس قدر کہ تمام طاعات میں سے کسی کے لیے بھی اتنا اہتمام نہیں کیا گیا۔ اور دین کا اسے ایک عظیم الشان شعائر قرار دیا ہے۔"

اسلام کے ارکان میں نماز دوسرا رکن ہے۔ نماز تمام عبادات کی جامع ہے، اور نماز مومن کی معراج ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

الصلوٰۃ معراج المومن

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی (م ۱۰۳۴ھ) فرماتے ہیں:

" اگر نماز کو کامل طور پر ادا کر لیا تو گویا اسلام کی اصل عظیم

[1] حجۃ اللہ البالغہ جلد ۱ ص ۷۹ (من ابواب الصلوٰۃ)

حاصل ہو گئی۔ اور خلاصی کے واسطے جبل متین ہاتھ آ گئی۔[۱]

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں :

"میں کہتا ہوں کہ نماز اسلام کا سب سے بڑا اشعار ہے اور اسلام کے ان علامات سے ہے جس کے جاتے رہنے کے سبب اگر فقدانِ اسلام کا حکم کر دیا جائے تو بجا ہے۔ کیونکہ اسلام اور نماز میں بڑا گہرا اور قوی تعلق ہے۔ نیز اس لیے کہ سر نیاز خم کر دینا جو اسلام کے معنی ہیں انہیں نماز ہی پورے طور پر ادا کرتی ہے۔ اور جس کو نماز سے کچھ حصہ نہ ملا۔ تو اسلام سے سوا اس چیز کے جس کی پروا نہیں کی جاتی، وہ کچھ حاصل نہ کر سکا۔ یعنی اسے اسلام کا کچھ فائدہ نہ ہوا۔"[۲]

تاریخ اس کی گواہ ہے کہ صحابہ کرام کو دنیاوی مشاغل نماز سے کسی بھی صورت میں رکاوٹ نہیں بنتے تھے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) لکھتے ہیں کہ :

"حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ بازار میں تھے اور نماز کی تکبیر ہوئی۔ اور تکبیر کی آواز سنتے ہی صحابہ کرامؓ نے فوراً دوکانیں بند کیں اور مسجد میں داخل ہو گئے۔"[۳]

نماز کی باقاعدہ ادائیگی اور دربارِ الٰہی کی حاضری کی پیہم فکر انسانی خیالات و اعمال کو یکسر بدل کر رکھ دیتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

راس الامر الاسلام وعمودہ الصلوٰۃ

"دینی زندگی کا سر اسلام ہے اور اس کا ستون نماز ہے۔"

(باقی)

---

[۱] مکتوبات امام ربانی مکتوب نمبر ۳۰۴

[۲] حجۃ اللہ البالغہ جلد ۱ ص ۸۱ باب فضل الصلوٰۃ

[۳] فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد ۴ ص ۲۵۳